Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۷۷/۴۲ | ہفتہ۔ ۱۴۔ شوال ۱۴۱۲ھ۔ ۱۸۔ شہادت ۱۳۷۱ہش۔ ۱۸۔ اپریل ۱۹۹۲ء | نمبر ۸۹

محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ و امیر مقامی کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۱۵۔ اپریل۔ مکرم ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی فضل عمر ہسپتال نے آج ساڑھے گیارہ بجے صبح محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی صحت کے متعلق درج ذیل رپورٹ ارسال فرمائی ہے۔

"ہچکی کی تکلیف کسی حد تک کم ہوگئی ہے دل کی تکلیف بھی اللہ کے فضل سے بہتری کی طرف مائل ہے۔ رات نیند بھی اچھی آگئی۔ البتہ بار بار پیشاب آنے کی وجہ سے تکلیف ہوتی ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے خصوصی دعائیں جاری رکھیں۔"

قراردادِ تعزیت

ہماری عزیز قابلِ احترام محبوب ہستی ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کی رفیقہ حیات حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ ۲۔ اور ۳۔ اپریل کی درمیانی شب اپنے مولا حقیقی کے حضور حاضر ہوگئیں۔ ہم اللہ ہی کے لئے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

آپ کی جدائی پر ہمارے دل مغموم ہیں۔ حضرت سیّدہ موصوفہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پوتے حضرت مرزا رشید احمد صاحب اور پوتی حضرت سیّدہ امۃ السلام بیگم صاحبہ کی لختِ جگر تھیں۔ آپ صفاتِ حسنہ کی مالک تھیں۔ آپ پر امامِ وقت کی رفیقہ حیات ہونے کے ناطے جو ذمہ داریاں عائد ہوتی تھیں انہیں نہایت وقار اور محنت سے انجام دیا۔ ۱۹۸۴ء کے بعد "ترکِ وطن" کے ایام میں حضور انور کے ساتھ "ترکِ وطن" کی اور اس مشکلات کے دور میں نہایت عزم، ہمت، خندہ پیشانی، استقلال اور وفاداری کے ساتھ وقت گذارا اور حضور ایدہ اللہ کا ہر حال میں ساتھ دیا۔

حضور انور کے عظیم الشان یورپ، امریکہ، افریقہ اور آسٹریلیا براعظموں کے دوروں میں حضور کے ساتھ تشریف لے گئیں اور جماعت کی خواتین کی تربیت اور روحانی تسکین کا ذریعہ بنیں۔

آپ کو قادیان کے تاریخ ساز صد سالانہ جلسہ سالانہ میں حضور انور کی ہمراہی میں شرکت کا شرف حاصل ہوا۔ حضرت سیّدہ کی ذات لاتعداد خوبیوں کا مرقع تھی۔ آپ نے ہمارے پیارے امام کا ہر طرح سے بے حد خیال رکھا اور سفر و حضر میں حضور کا ساتھ دیا۔

آپ نہایت سادہ، بااخلاق، منکسر المزاج، کم گو، سنجیدہ اور متین طبیعت کی مالک تھیں۔ غریبوں کی ہمدردی اور شفقت کا جذبہ آپ کی شخصیت کا نمایاں پہلو تھا۔ آپ کی ذات ہر قسم کے تصنّع سے پاک تھی۔ نرم خو تھیں۔ بچوں کے ساتھ بہت مشفقانہ اور نرم سلوک فرماتیں۔

ہم غمگین دلوں اور اشکبار آنکھوں کے ساتھ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دلی تعزیت کا اظہار کرتی ہیں اسی طرح آپ کی صاحبزادیوں، نیز ہمشیرگان اور برادران اور حضرت سیّدہ مہر آپا صاحبہ، حضرت سیّدہ چھوٹی آپا صاحبہ اور جملہ افراد خاندان سے دلی تعزیت کرتی ہیں اور دعا کرتی ہیں کہ خداوند کریم حضرت سیّدہ کے درجات بلند کرے اور اپنے خاص مقامِ قرب سے نوازے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

آخر میں ہماری دردِ دل سے نکلی ہوئی دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ کو اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ صبر و ہمّت سے نوازے اور حضور کو صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

ہم ہیں ممبرات
لجنہ اماء اللہ ربوہ (مقامی)
۸۔ اپریل ۱۹۹۲ء

مجلس تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان اپنے اس خصوصی اجلاس میں حضرت سیّدہ آصفہ بیگم صاحبہ حرم سیّدنا حضرت امام جماعت الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی رحلت پر اپنے دلی رنج و غم کا اظہار کرتی ہے۔ ہم اللہ ہی کے لئے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ اس موقعہ پر ہم اپنے آقا سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ میں ہی اپنی کیفیت کا اظہار کرتے ہیں۔ (آنکھ آنسو بہاتی ہے اور دل غمگین ہے.....)

سیّدہ موصوفہ حضرت صاحبزادہ مرزا رشید احمد صاحب کی صاحبزادی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے۔ کی نواسی تھیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ سیّدہ موصوفہ کو ہمارے پیارے امام حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی حرم محترم اور اس طرح حضرت فضل عمر۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے۔ کی بہو ہونے کا شرف حاصل تھا۔ آپ کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ۳۴ سال سے زائد عرصہ کی رفاقت حاصل رہی اور اس سارے عرصہ میں آپ بہترین رفیقہ حیات ثابت ہوئیں۔ آپ نے امامت کی عظیم ذمہ داریوں کی ادائیگی میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پوری وفاداری سے ہاتھ بٹایا۔ ربوہ اور پھر لندن میں آٹھ سالہ قیام کے دوران اور اسی طرح حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ مختلف ممالک کے دوروں کے دوران آپ خواتین سے ذاتی ملاقاتوں اور خطابات کے ذریعہ ان کی راہنمائی فرماتی رہیں۔

آپ کو یہ شرف بھی حاصل رہا کہ آپ نہ صرف تمام بیرونی ممالک کے دوروں میں حضور کے ساتھ رہیں۔ بلکہ آپ نے صد سالہ جلسہ سالانہ قادیان منعقدہ ۱۹۹۱ء کے موقعہ پر علالت طبع کے باوجود اس تاریخی اجتماع میں شرکت کی توفیق پائی۔ آپ بہت ہی اعلیٰ اوصاف حمیدہ کی مالک تھیں۔ نہایت سادہ طبع، کم گو اور مثالی خاتون تھیں۔ غریب پروری اور دوسروں کے دکھ درد میں شرکت آپ کا شیوہ تھا۔ آپ کی گفتگو میں ہمیشہ پیار و محبت اور لطیف مزاح کا امتزاج پایا جاتا تھا۔ اپنی بچیوں کی تربیت میں آپ کا نمایاں حصّہ تھا۔ آپ ۱۹۸۴ء میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پاکستان سے "ترکِ وطن" کے تاریخی سفر میں حضور کے ہمراہ تھیں۔ آپ نے (یہ) دور اور بیماری کا طویل عرصہ نہایت صبر و رضا کے ساتھ گذارا اور اس غریب الوطنی ہی میں اپنے مولا کے حضور حاضر ہوگئیں۔

"بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر"

اس موقعہ پہ ہم اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز، حضرت سیّدہ کی دخترانِ کرام، بھائیوں، ہمشیرگان، خاندان حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ اللہ تعالیٰ آپ پر ہمیشہ سلامتی نازل فرماتا رہے۔ کے جملہ افراد اور عالمگیر جماعت احمدیہ کے ساتھ دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ اس صدمہ اور غم کی گھڑی میں ہمارے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ اور آپ کی بچیوں کا حامی و ناصر ہو۔ اور سیّدہ موصوفہ کے سب لواحقین و متعلقین کو صبرِ جمیل عطا فرمائے اور حضرت سیّدہ موصوفہ کو اپنی بخشش اور رحمت کی چادر میں لپیٹ لے اور اپنے قرب سے نوازے۔

سیکرٹری مجلس تحریک جدید
۸۔ اپریل ۱۹۹۲ء

مدرسۃ الحفظ میں داخلہ کے لئے انٹرویو

مدرسۃ الحفظ میں داخلہ کے لئے ۲۲ طلبہ کی گنجائش موجود ہے۔ جو احباب اپنے بچوں کو داخل کرانا چاہیں وہ اٹھارہ اپریل ۱۹۹۲ء کو صبح آٹھ بجے جامعہ احمدیہ ربوہ میں بچے کو لے کر تشریف لے آئیں۔ ضروری ہے کہ بچہ پانچویں جماعت پاس کر چکا ہو۔ اور عمر ۱۲ سال سے زیادہ نہ ہو۔ بہتر ہوگا کہ عمر ۱۰ سال کے لگ بھگ ہو۔
بچہ کا ناظرہ قرآن شریف جاننا لازمی

باقی ص۲ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دار النصر غربی ۔ ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۸۔ شہادت ۱۳۷۱ ہش ۱۸۔ اپریل ۱۹۹۲ء

ترقّی کی ماہیت

کون ہے جو ترقی نہیں کرنی چاہتا۔ طالب علم ہے تو زیادہ سے زیادہ علم کا خواہاں ہے اور ڈگریوں کے بالائی زینوں پر چڑھنا چاہتا ہے۔ ملازم ہے تو ملازمت میں ترقی حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اگر اس کی ترقی کا ایک قدم بھی رُک جائے تو پریشان ہو جاتا ہے اور اِدھر اُدھر ہاتھ مارتا ہے کہ اس کی ترقی کیوں رُک گئی۔ اگر تاجر ہے تو تجارت میں ترقی کرنی چاہتا ہے۔ کھوکھے سے باقاعدہ دکان۔ اور دکان سے بڑی دکان۔ گویا آگے ہی آگے جانا چاہتا ہے۔ یہی انسانی فطرت ہے اور اسی کے ماتحت دنیا کے کاروبار چلتے ہیں اور لوگ پیچھے سے آگے نکلنے کی کوشش کرتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ ترقی کے بغیر انسانی زندگی اس طرح ٹھہرے ہوئے پانی کی طرح ہو جاتی ہے جو گدلا بھی ہو جاتا ہے اور بُو بھی دینے لگتا ہے۔ لیکن اگر ترقی ہوتی رہے تو اس باغ میں نت نئے پھول کھلتے ہیں جو خوشنمائی کا بھی باعث بنتے ہیں اور خوشبو کا بھی۔

سیدنا حضرت امام جماعت الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گذشتہ ایام میں ایک خطبہ میں فرمایا

"خدا سب سے بڑا ہے اس سے بھاگ کر تم کہیں نہیں جا سکتے اگر تم نے کسی حالت سے کسی اور حالت کی طرف منتقل ہونا ہے تو ادنیٰ سے اعلیٰ کی طرف منتقل ہونا چاہیئے۔ جو چھوٹا ہے اس سے بڑے کی طرف جانا چاہیئے۔ اور زندگی کی ہر حرکت اس غرض سے ہو کہ تم اس ذات کے قریب تر ہوتے چلے جاؤ۔ جو اکبر ہے"۔

حضور انور کے اس ارشاد کی رُوح یہ ہے کہ ترقی اس بات کا نام ہے کہ ادنیٰ حالت سے اعلیٰ حالت کی طرف سفر کیا جائے۔ اور زندگی کی ہر حرکت اسی غرض سے ہونی چاہیئے۔ کہ انسان آگے بڑھے۔ دراصل آگے بڑھنے ہی کا نام زندگی ہے۔ کہتے ہیں نا کہ جو چلتا ہے آگے بڑھتا ہے۔ جو ٹھہر جاتا ہے وہ گر جاتا ہے۔ آگے چلنا زندگی ہے اور ٹھہر جانا موت۔ حضرت امام جماعت الثالث بھی ہمیشہ فرمایا کرتے تھے کہ اپنی استعداد کے دائرے کو مکمل کرو۔ اس کا بھی یہی مطلب تھا کہ آگے ہی آگے بڑھو۔ کسی کو کیا معلوم استعداد کتنی ہے۔ اس لئے کوشش کرتے رہنا ہی ہمیں استعداد کی تکمیل کی طرف لے جا سکتا ہے۔

پس ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنی ادنیٰ حالت سے اعلیٰ حالت کی طرف چلتے رہیں اور اپنی ہر حالت کو ادنیٰ سمجھیں تاکہ اعلیٰ کا تصوّر ہمیں آگے لے جائے۔ اسی کا نام ترقی ہے۔

ہم مانگتے ہیں سارے جہاں کے لئے دُعا
ہم چاہتے ہیں امن و اماں کو ہو برتری
جو مائلِ فساد ہیں چاہے کہیں بھی ہوں
دل ان کے پھیر دے گی تری بندہ پروری

ــــــ ابوالاقبال

○

دِل دُکھنے کا کیا ہے سبب
ہم کیوں روئے سب کے سب

ایک تِرے جیون کی طلب؟
اور کبھی مانگا تھا؟ کب؟

ڈھانپ کے چہرہ سویا ہے
بند آنکھیں خاموش ہیں لَب

چاند تھا یا اِک چہرہ تھا
رُوپ نگر کا عالی نسب

تیرے بعد جِدھر دیکھوں
دُھندلے چہرے تیرہ شب

جھولی خالی ہے تو کیا؟
راضی تو ہے اپنا رب

کچھ لے کر لوٹا ہوگا
بنجاروں کا دستِ طلب

تُو رُخصت رمضان بھی رُخصت
کیسی عید اور جشنِ طرب

عظمتؔ ایسی بات نہ کر
سُوئے ادب کچھ پاس ادب

ڈاکٹر فہمیدہ منیر

نفس کو خدا کی نافرمانی سے روکتے رہو

حضرت اقدس بانی سلسلہ فرماتے ہیں:۔

"یاد رکھو کہ خدا کا یہ ہرگز منشاء نہیں کہ تم دنیا کو بالکل ترک کر دو بلکہ اس کا جو منشاء ہے وہ یہ ہے کہ (....) تجارت کرو، زراعت کرو، ملازمت کرو اور حرفت کرو مگر نفس کو خدا کی نافرمانی سے روکتے رہو اور ایسا تزکیہ کرو کہ یہ امور تمہیں خدا سے غافل نہ کردیں پھر جو تمہاری دنیا ہے یہی دین کے حکم میں آجاوے گی۔

انسان دنیا کے واسطے پیدا نہیں کیا گیا۔ دل پاک ہو اور ہر وقت یہ لَو اور تڑپ لگی ہوئی ہو کہ کسی طرح خدا خوش ہو جائے تو پھر دنیا بھی اس کے واسطے حلال ہے۔"

(ملفوظات جلد ۱۰ صفحہ ۲۶۱-۲۶۰)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر ـــــ (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے)

تلقینِ عمل

ایک مثال خاصیتِ میل کی بیان کرتا ہوں اور وہ عاشقانہ محبت کی یعنی اس محبت کی جو محب اپنے محبوب سے کرتا ہے مثال ہے۔ ایک مرید اپنے پیر سے یا شاگرد اپنے استاد سے اس قسم کی محبت کرتا ہے وہ اس کے حسن کو دیکھ کر جو اپنے اندر جذب رکھتا ہے اس کی طرف جھک جاتا ہے۔ جب یہ محبت عقل و مقتضائے وقت کے ماتحت ہوتی ہے خلقِ حسن کہلاتی ہے۔ اور جب ایسی نہ ہو تو آوارگی اور کمینگی۔ لیکن دونوں حالتوں کے اندر حقیقت ایک ہی پوشیدہ ہے اور وہی خاصیت دوسرے کی کشش کو قبول کر لینے کی جو مادہ میں بھی موجود تھی ایک دوسری شکل میں ظاہر ہوئی ہے۔

قوتِ دفع سے پیدا ہونے والے اخلاق کی مثال میں بہادری کو پیش کیا جا سکتا ہے بہادری کیا ہے۔ وہی خاصیت دفع کی جو مادہ میں موجود تھی اس شکل میں ظاہر ہوتی ہے جب موقع مناسب پر استعمال کی جائے تو خلقِ حسن کہلاتی ہے ورنہ بدخلقی۔

گالیاں دینے کی عادت بھی اسی خاصیت کی ایک شاخ ہے۔ اس کی غرض بھی دوسرے کے الزام یا حملہ یا ظلم کو اپنے سے دور کرنا ہوتی ہے۔

قوتِ جذب کا ایک ظہور ہے۔ قوتِ جذب دوسری اشیاء کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔ یہی مادہ جس وقت حرص انسانی افعال میں ظاہر ہوتا ہے تو کبھی حرص کی شکل میں اموال اور رتبوں کو کھینچنے میں لگ جاتا ہے اور جب ناجائز طور پر ظاہر ہوتا ہے تو اسے برا۔ ورنہ اچھا کہتے ہیں۔ اسی خاصیت کے ماتحت بشاشت یعنی خوش خلقی سے ملنا بھی ہے اور مدح اور محبت، محبوبی اور ورع اور اشاعتِ حق کے لئے جھگڑنے کی صفات بھی اسی جذبہ کے ماتحت ہیں

فنا کی خاصیت سے پیدا ہونے والے اخلاق کی مثال میں تہور کو پیش کیا جا سکتا ہے۔ تہور اس جذبہ کو کہتے ہیں کہ انسان اپنی فنا کا فیصلہ کر لیتا ہے اور کہہ دیتا ہے کہ میں اپنی جان کی بالکل پرواہ نہیں کروں گا۔ یہ جذبہ بھی کبھی عقل کے ماتحت ہوتا ہے۔ اس وقت یہ جذبہ نہایت اعلیٰ ہوتا ہے۔ جیسے نعمت اللہ خان نے کیا کہ جان دینے کا قطعی فیصلہ کر لیا مگر ایمان کی حفاظت کی۔ جب عقل کے ساتھ صحیح طور پر اس کا استعمال کیا جاتا ہے تو کہتے ہیں یہ قربانی ہے لیکن جب عقل کے ماتحت نہ ہو جیسے آگ جل رہی ہو اور کوئی اس میں گر کر اپنے آپ کو جلا دے تو یہ بھی تہور ہی ہے لیکن عقل کے ماتحت نہیں اس لئے برا ہے۔

دوسری مثال اس جذبہ کی احسان ہے یعنی ایک شخص دوسرے کی خاطر اپنا حق چھوڑ دیتا ہے اور ایک حد تک اپنے لئے فنا کے سامان پیدا کرتا ہے۔ چونکہ وہ ان اشیاء کو جو اس کے بقاء کے لئے تھیں دوسروں کو دے دیتا ہے۔

افناء کی خاصیت سے پیدا ہونے والے اخلاق کی مثال میں قتل، غارت، کینہ کو پیش کیا جا سکتا ہے۔ کہ ان اخلاق کی تہ میں افناء کی خواہش کا زور معلوم ہوتا ہے۔

ابقاء کی خاصیت کے ماتحت پیدا ہونے والے اخلاق کی مثال میں سخاوت، امید، احسان اور اسی قسم کے اور اخلاق کو پیش کیا جا سکتا ہے (احسان کو پہلے فناء کے نیچے بیان کیا گیا ہے۔ اس کی یہ وجہ ہے کہ بعض اخلاق مرکب ہوتے ہیں۔ اور دو خاصیتوں سے مل کر پیدا ہوتے ہیں یا مختلف وقتوں میں مختلف جذبات کا ظہور ہوتے ہیں)

کبر۔ دوسروں سے آگے بڑھنے کی خواہش۔ شجاعت۔ خود پسندی۔ ظہور کی خاصیت سے پیدا ہونے والے اخلاق میں شمار ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ ان کی تہ میں ظاہر ہونے کی خواہش مخفی ہے۔

افشاء سر۔ ریاء۔ بے حیائی۔ صدق ایسے اخلاق ہیں جو اظہار کی خاصیت کے غیر مادی ظہور ہیں۔

توکل، غفلت اور حیاء کے اخلاق قوتِ خفاء یعنی پوشیدہ ہو جانے کے مادہ سے ترقی کر کے پیدا ہوتے ہیں۔

استہزاء۔ مزاح۔ جھوٹی گواہی۔ رازداری جھوٹ۔ اخفاء کی خاصیت کا غیر مادی ظہور معلوم ہوتے ہیں۔

بعض اخلاق مرکب ہوتے ہیں جیسا کہ حسد۔ جذب اور افناء سے مرکب ہے اور حقد اعراض اور افناء سے مرکب ہے۔

بعض اخلاق مختلف حالتوں میں مختلف خاصیتوں کے ماتحت پیدا ہوتے ہیں جیسا کہ مراء اور جدال یعنی بحث کرنا اور جھگڑنا کبھی اعراض کے ماتحت ہوتا ہے۔ اس وقت اس کی غرض دوسرے کا دعوےٰ باطل کرنا ہوتا ہے۔ کبھی بحث اور جھگڑا حق لینے کے لئے ہوتا ہے۔ اس وقت یہ جذب کی خاصیت کے ماتحت ہوتا ہے۔

غرض انسانی اخلاق کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ درحقیقت مادہ کے خواص کی ایک ترقی یافتہ صورت میں اور صرف ارتقاء کی حالت میں غیر مادی صورت اختیار کر گئے ہیں اور بعض صورتوں میں مرکب ہو گئے ہیں۔ اس اصل کے ماتحت جو میں نے اوپر بیان کیا ہے نہ صرف یہ کہ اخلاق کی جڑ اور حقیقت ہی معلوم ہو جاتی ہے بلکہ اس سے بڑھ کر یہ فائدہ بھی ہوتا ہے کہ صاف ظاہر ہو جاتا ہے کہ اخلاق کی برائی اور بھلائی ذاتی نہیں ہے بلکہ ان کے استعمال کی طرز اور موقعہ سے وابستہ ہے۔ کیونکہ خاصیات اپنی ذات میں نہ بری ہیں نہ اچھی۔ مگر اس سے بھی بڑھ کر اس تحقیق سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ دنیا کو پیدا کرنے والی ایک ہستی ہے۔ کیونکہ اخلاق کی ایسی گہری جڑ آپ ہی آپ پیدا نہیں ہو سکتی تھی۔ صاف ظاہر ہے کہ ابتدائے عالم سے اس امر کا خیال رکھنا کہ انسان کے دل میں اخلاق کی ایک گہری جڑ قائم کی جائے جس سے وہ آزاد ہو ہی نہ سکے بغیر کسی بالارادہ ہستی کے فعل کے نہیں ہو سکتا۔ اسی نے انسان کی پیدائش کی غرض کو مدنظر رکھ کر اس کے خمیر میں ہی اخلاق کی آمیزش کی۔ تا وہ ہر حالت اور ہر عمر میں اخلاق کے اثر کو قبول کرنے کی قابلیت رکھے اور ان کی طرف اسے فطرتی میلان ہو۔

لجنہ کالم

س۔ نصرت گرلز مڈل سکول ربوہ کی نئی عمارت کا سنگِ بنیاد کب رکھا گیا؟

ج۔ ۲۲۔ فروری ۱۹۶۲ء کو نصرت گرلز مڈل سکول ربوہ کا سنگِ بنیاد حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ، صدر لجنہ اماء اللہ نے رکھا

س۔ کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کی ضبطی کب ہوئی؟

ج۔ سترہ اپریل ۱۹۶۳ء کو گورنمنٹ گزٹ کے ذریعے کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کی ضبطی کا اعلان ہوا۔

س۔ لجنات نے اس کی ضبطی کے حکم کے خلاف کارروائی میں کیا حصہ لیا؟

ج۔ لجنات نے اس ضبطی کے حکم کے خلاف صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان اور گورنر پنجاب ملک امیر محمد خان کو قرار دادیں بذریعہ تار بھجوائیں۔ جن کے نتیجے میں ڈیڑھ ماہ کے بعد حکومت نے اپنا فیصلہ واپس لے لیا۔ اس کتاب کا امتحان بھی نظارت اصلاح و ارشاد کی طرف سے لیا گیا جس میں لجنات کی ۵۵۲ اراکین نے بھی شرکت کی۔

س۔ انڈونیشیا میں ناصرات الاحمدیہ کی نمائش کا افتتاح کس نے کیا؟

ج۔ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے اپنے دورۂ انڈونیشیا کے دوران ناصرات الاحمدیہ کی نمائش کا افتتاح ۲۵ جولائی ۱۹۶۳ء کو کیا اور ناصرات الاحمدیہ کو قیمتی نصائح سے نوازا۔

س۔ ۱۹۶۳ء میں ربوہ کے علاوہ کہاں کہاں تربیتی کلاسز منعقد ہوئیں؟

ج۔ ۱۹۶۳ء میں ربوہ کے علاوہ سرگودھا، لاہور، راولپنڈی، گوجرانوالہ سیالکوٹ، ساہیوال، ملتان، فیصل آباد اور کوئٹہ میں تربیتی کلاسیں منعقد ہوئیں۔

س۔ مریم مڈل گرلز سکول گھٹیالیاں کب جاری ہوا؟

ج۔ ۱۹۶۳ء میں مریم مڈل گرلز سکول گھٹیالیاں میں قائم ہوا۔ ۱۹۶۳ء سے پہلے صرف چھٹی جماعت شروع کی گئی۔

س۔ لجنہ اماء اللہ کے ساتویں سالانہ اجتماع میں کل کس قدر لجنہ کی اراکین نے حصہ لیا؟

ج۔ لجنہ اماء اللہ کے ساتویں سالانہ اجتماع میں ربوہ کے علاوہ پاکستان اور بعض بیرونی ممالک سے ۳۵ مقامات کی تقریباً چار صد ممبرات نے شرکت کی۔

س۔ مستورات کے جلسہ سالانہ ۱۹۶۳ء میں افتتاحی تقریر کس نے کی؟

ج۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے جلسہ سالانہ مستورات ۱۹۶۳ء میں افتتاحی تقریر فرمائی۔

س۔ ربوہ میں لڑکیوں کے لئے ایم۔ اے/بی کلاسز کا اجراء کب ہوا؟

ج۔ ۱۹۶۳ء میں تعلیم الاسلام کالج

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم محمد اکرم خان صاحب غوری

احمدیہ بلیٹن۔ لنڈن۔ نے اپنی اشاعت فروری ۱۹۹۲ء میں مکرم محمد اکرم خان صاحب غوری کی وفات کا نہایت افسوس کے ساتھ اعلان کیا اور لکھا کہ آپ سلسلہ کے ایک مستعد کارکن تھے۔ ۲۱ جنوری ۱۹۹۲ء کو لنڈن میں رات کے آٹھ بجے ۸۶ سال کی عمر میں آپ کی وفات ہوئی۔ آپ نے اپنی زندگی کو احمدیہ جماعت کے مفاد کے لئے وقف کیا ہوا تھا۔ آپ موصی تھے۔ آپ کی نماز جنازہ حضرت امام جماعت (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جمعہ ۲۴ جنوری کو ادا فرمائی۔ اس موقعہ پر مختلف جماعتوں کے کثیر تعداد میں افراد موجود تھے۔ آپ کو احمدیہ قبرستان بروک وڈ۔ سرے۔ میں دفن کیا گیا۔

آپ سرگودھا پنجاب میں پیدا ہوئے تھے۔ اور اسلامیہ کالج لاہور سے آپ نے بی۔اے کی ڈگری حاصل کی تھی۔ کالج کے زمانہ میں آپ فرسٹ الیون کرکٹ ٹیم کے رکن تھے۔ اور ایک بہت تیز باؤلر اور بہت اچھے بیٹسمین تھے۔ اسلامیہ کالج سے تعلیم مکمل کرنے کے بعد آپ ۱۹۲۸ء میں کینیا تشریف لے گئے۔ وہاں آپ نے گورنمنٹ ہائی سکول نیروبی۔ میں بطور استاد کے ملازمت اختیار کرلی۔ اور وہیں آپ کو حضرت سید محمود اللہ شاہ صاحب اور حضرت سید عبدالرزاق شاہ صاحب ملے۔ ان دونوں حضرات کے نہایت عمدہ کردار نے آپ کو اس قدر متاثر کیا کہ آپ نے احمدیہ جماعت میں شمولیت اختیار کرلی۔ اپنے غوری خاندان کے سب سے پہلے احمدی فرد بن گئے۔ اس کے بعد آپ نیروبی کی خدام الاحمدیہ کے قائد بنے اور دیگر کئی جماعتی ذمہ داری کے فرائض انجام دیئے۔ آپ نے اپنی ملازمت سے جلد ہی ریٹائرمنٹ لے لی۔ اور بلڈنگ کنٹریکٹر کا کام شروع کردیا۔ اس کام میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت کامیابی عطا کی۔

آپ نہایت سادہ زندگی بسر کرتے تھے لیکن جماعت کی ہر اپیل پر آپ دل کھول کر چندہ دیتے تھے۔ اور غریب خاندانوں کی خاص طور پر بیواؤں اور یتیموں کی (اپنے خاندان میں) مدد کرتے تھے اور اس بات کا خیال نہیں کرتے تھے کہ وہ غیر از جماعت ہیں۔ آپ نے کسومو۔ کینیا۔ میں ایک بیت الحمد (بیت المحمود کے نام سے) تعمیر کی اور نیروبی میں ایک گیسٹ ہاؤس۔ اور یہ دونوں عمارتیں اپنے خرچ پر تعمیر کرکے جماعت کے لئے وقف کردیں۔ نیروبی کا گیسٹ ہاؤس بعد میں مربیان کے دفاتر میں تبدیل کردیا گیا۔ آپ نہایت خوش خط تھے اور آپ اس کا بہترین استعمال کرتے تھے۔ ۱۹۶۵ء ۱۹۶۶ء میں جب آپ وسطی افریقہ کے ملک روانڈا میں تھے تو آپ نے قرآن کریم اپنے ہاتھ سے لکھا جو آج کل اسلام آباد ٹلفورڈ میں ان کی یادگار کے طور پر رکھا ہوا ہے۔

کچھ عرصہ کے لئے آپ نے جامعہ احمدیہ ربوہ میں انگریزی کی تدریس بھی کی۔ ۱۹۷۵ء میں آپ برطانیہ چلے گئے اور آپ نے اپنا سارا وقت احمدیت کے لئے وقف کردیا۔ برطانیہ کے لوکل مرکز۔ لنڈن۔ میں اور اسی طرح پیدرو آباد۔ سپین میں بھی آپ نے مشن کی خدمات کا فریضہ سرانجام دیا۔ آپ ہمیشہ جماعتی تحریروں کے ترجمے میں مصروف رہتے تھے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتب۔ تقاریر۔ مضامین اور جماعت کے سربرآوردہ احباب کی سوانح عمریاں، خاص طور پر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رفقاء کی سوانح عمریاں۔

اکیس ۲۱ تاریخ کی صبح کے وقت حضور انور نے غوری صاحب کی بیگم صاحبہ کو خط لکھا۔ آپ کی وفات کے وقت آپ کی بیگم صاحبہ، آپ کے بچے، آپ کے بھائی اور بعض دیگر رشتہ دار آپ کے پاس موجود تھے۔ حضور نے جو مکتوب تحریر فرمایا تھا۔ اس کا ترجمہ یہ ہے۔

میں دعا کررہا ہوں لیکن مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ خدا کی طرف سے بلاوا آگیا ہے۔ جو بھی اللہ تعالیٰ کی رضا ہو آپ کو اسے قبول کرلینا چاہیئے اور اس موقعہ پر صبر سے کام لینا چاہیئے۔ جہاں تک غوری صاحب کا تعلق ہے آپ میں فرشتوں جیسی خوبیاں موجود ہیں۔ ان کا انجام اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ایسی حالت میں ہوگا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے خوش ہونگے اور اللہ تعالیٰ بھی ان سے خوش ہوگا۔

بقیہ: ص۱ سے آگے

ہے۔ داخلہ کے لئے صدر صاحب جماعت احمدیہ کی تصدیق اور سفارش اور والدین کے دستخط ضروری ہیں۔

داخلہ میرٹ کی بناء پر دیا جاتا ہے۔ ضروری نہیں کہ سب امیدواروں کو لازماً داخلہ مل جائے۔

پرنسپل جامعہ احمدیہ

دو روئی

لاہور سے ایک ماہنامہ "تجدیدِ نو" شائع ہوتا ہے جس کی ادارت رشبہ طراز اور عذرا اصغر کے ذمہ ہے۔ اس کے اپریل ۹۲ء کے شمارہ میں محترم ڈاکٹر باقر صاحب نے "دو روئی" کے عنوان سے پاکستانی بیٹی کے نام خط۔ تحریر فرمایا ہے۔ تجدیدِ نو کے شکریہ کے ساتھ یہ خط ذیل میں درج کیا جاتا ہے (ادارہ)

ایرانیوں نے انگریزی کے (DOUBLE FACED) دو چہروں والا کا بڑا عمدہ ترجمہ "دو رو" کیا ہے۔ تمہیں اس پر اعتراض ہے کہ ہمارے اہل قلم "دو رو" کیوں ہیں؟ یعنی وہ کچھ کہہ کیوں نہیں دیتے جو وہ محسوس کرتے ہیں؟ اور تم نے مثال کے طور پر ایک برجستہ قلمکار کا قصہ بیان کیا ہے۔ عرصہ ہوا غالب اس کا جواب دے گیا ہے۔

آن راز کہ در سینہ نہان است، نہ وعظ است
بردار توان گفت، بہ منبر نتوان گفت

وعظ تو منبر پر کھڑا ہو کر کیا جاسکتا ہے، لیکن سینے کا راز تو صرف دار پر چڑھ کر ہی کہا جاسکتا ہے۔ اب قصہ یہ ہے کہ ہم میں سے (میرے سمیت) بہت کم قلم گھسنے والے ایسے ہیں جو سینے کا راز کہہ کر دار پر کھینچے جانے کے لئے تیار ہوں۔ اب تمہیں ایک ذاتی بات بتاتا ہوں۔

جنگ جہانی دوم شروع ہوچکی تھی میری جوانی کے زمانے کا سب سے بڑا ماہر نفسیات سر برٹرنڈ رسل اس وقت امریکہ میں ریاضی کی تدریس میں مشغول تھا اور اسے اس وقت امریکنوں کے رویہ کے خلاف تبلیغ کرنے کی پاداش میں بے سرو پائی اور نابسامان کی حالت میں ملک بدر کردیا گیا اور وہ رلتا کھلتا انگلستان پہنچا۔ ایک دن جب وہ ایک اسی نوع کے جلوس میں شرکت کے بعد لندن میں فارغ ہوا تو میں نے اسے پکڑ لیا۔ (میں لندن یونیورسٹی میں پی ایچ ڈی کررہا تھا) یہ انگریز کا دوران تھا۔ اس نے گفتگو میں اس دن مجھے بتایا کہ جب صاحب اقتدار لوگ اپنی حکومت سے الگ ہوتے ہیں تو محکوم قوموں میں کئی نفسیاتی نقائص چھوڑ جاتے ہیں ان میں سے ایک دو روئی ہے۔ یعنی حاکموں کے چلے جانے کے بعد محکوم وہ کچھ نہیں کہتے جو وہ سوچتے اور سمجھتے ہیں۔ ان کے نہاں خانہ دماغ میں ایک خوف جاگزیں ہوتا ہے کہ اگر جابر (جور کرنے والے) حاکم کے سامنے ہم نے سچ کہہ دیا تو دار پر چڑھا دیئے جائیں گے اور یہ ان کی عادت بن جاتی ہے۔

میں نے خود ناسمجھی سے ایسی باتیں کرکے کبھی کبھی شدید نتائج کو دعوت دی ہے۔ ایران کا شہنشاہ محمد رضا اپنی بیوی فرح سمیت پاکستان آیا۔ میں بحیثیت عہدہ (صدر شعبہ فارسی دانشگاہ پنجاب) اس کے گرد رقص کرنے پر متعین تھا اور اس موٹرکیڈ کے ہمراہ ایئرپورٹ سے گورنر ہاؤس تک پہنچا جہاں شاہ اور ملکہ کو ٹھہرایا گیا تھا۔ صدر ایوب کا زمانہ تھا۔ اس نے اور گورنر اختر حسین نے ہی ائرپورٹ پر مہمان کا استقبال کیا تھا گورنر ہاؤس کے وسیع لان میں صرف ایک کرسی پڑی تھی۔ جس پر صدر دھوپ میں بیٹھ گیا اور میں اس کے پیچھے کھڑا ہوگیا۔ بیٹھنے کی کوئی جگہ ہی نہیں تھی۔ دس بجے شالامار میں جلسہ تھا۔ وقت تنگ ہوگیا تو صدر نے پنجابی میں کہا: جانا اوئے! اینہاں نوں باہر کڈھ وقت تھوڑا رہ گیا اے" شاہ اور ملکہ کو گورنر ہاؤس کے ملحق مہمانوں کے کمرے میں ٹھہرایا گیا تھا۔ میں دوڑا دوڑا گیا۔ سامنے کے کمرے میں شاہ کو سلام کیا۔ وہ مجھے سابقہ ملاقاتوں کی وجہ سے پہچانتے تھے۔ انہوں نے عقبی کمرے کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ ملکہ وہاں ہے اس سے کہو۔ میں دستک دے کر اندر داخل ہوا تو دیکھا کہ ملکہ تیاری کے بغیر کرسی پر بیٹھی ہے معلوم ہوا کہ ائیرپورٹ سے آتے ہوئے کسی نے سگریٹ کی خالی ڈبیہ ملکہ کی ناک پر دے ماری ہے اس لئے وہ کسی جلسے میں شریک نہ ہونگی۔ میں نے معذرت کی کہ ہمارے ہاں ایسا کوئی نشانہ باز نہیں جو چلتی کار میں کسی کی ناک پر ڈبیہ مار سکے۔ لیکن ملکہ کوئی عذر قبول کرنے کے لئے تیار نہ ہوئی اور میں نے یہ بات صدر ایوب تک پہنچائی۔ صدر ایوب نے کہا: میں پاکستان کا صدر ہوں اور اتنی دیر سے شاہ کا انتظار کررہا ہوں۔ میں نے دو روئی کو ترک کرکے برجستہ کہہ دیا: "آپ صدر ہیں۔ وہ بادشاہ ہے"

باقی ص۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کا خط ملا

مکرم بشیر احمد رفیق صاحب لندن

آپ کا خط ملا

آپ نے بھی ادارہ الفضل اور خاص طور پر میری دوستی کے ناطے سے دعاؤں کا ذکر کیا ہے ہم سب آپ کے ممنون ہیں۔ آپ نے لکھا ہے۔ "آپ کی یاد اکثر آتی ہے اور آپ کا ذکر خیر کسی نہ کسی رنگ میں ہوتا ہی رہتا ہے۔ ایک تحریک کرنی چاہتا ہوں۔ آپ نے اپنی آپ بیتی لکھی ہے وہ مجھے بھی ازراہ شفقت پڑھنے کو دی تھی۔ اسے براہ کرم شائع کریں۔ اگر خود شائع نہ کرنا چاہیں تو طابع و ناشر کا نام کسی اور کا دے دیں اس میں دیر نہ کریں۔ آپ نے دیکھ ہی لیا ہے کہ کاغذی ہے پیرہن کے زیر عنوان آپ کی آپ بیتی کو کس قدر پسند کیا جا رہا ہے۔ تو اب مزید دیر کیوں۔ اسے تصاویر سے بھی مزین کریں۔ وہ قوم کی امانت ہے نئی نسلوں کے لئے اس قسم کا لٹریچر بہت اہم ہے۔ اس بارے میں ضرور لکھیں کہ آپ نے کیا فیصلہ کیا ہے اس سلسلے میں میرے لائق کوئی خدمت ہو تو میں حاضر ہوں۔ بلا تکلف تحریر فرمائیں۔"

محترم خان صاحب! میں آپ کا ممنون ہوں میں نے اپنی آپ بیتی کا ایک حصہ آپ کو دکھایا تھا۔ اسکے بعد کچھ نہیں لکھ سکا۔ بات یہ ہے کہ جب میں ۱۹۶۴ء میں نائیجیریا سے واپس آیا تھا تو میں نے "ایک تھا مربی" کے نام سے اپنی آپ بیتی لکھنی شروع کی تھی۔ اس وقت تو اس بات کا احساس نہیں تھا لیکن بعد میں خیال آیا کہ جس نام سے لکھ رہا ہوں یعنی "رفیق" وہ تو آپ کا ہی نام ہے۔ بہر حال میں نے اسے تھوڑے عرصہ میں لکھا تھا۔ اور چونکہ نیا نیا میدان عمل سے واپس آیا تھا۔ خیال تھا کہ کچھ واقعات تحریر میں آجائیں۔ جوں جوں یہاں وقت گزرتا گیا یہ احساس بڑھتا گیا کہ ان میں کوئی ایسی بات نہیں ہے جو خاص طور پر دوستوں کے سامنے پیش کی جائے۔ سب مربیوں نے یہی کچھ کیا ہے بلکہ میں تو کہوں گا کہ جو کچھ میں نے کیا ہے اس سے دیگر مربیان نے بہت زیادہ کیا ہے۔ میں تو اس میدان میں جسطرح انگریزی میں کہتے ہیں۔ SMALL FRY "سمال فرائی" ہوں۔ بہر حال اس احساس نے لکھنے سے قلم روک دیا اور اس کے بعد میں نے اس آپ بیتی کے سلسلے میں کبھی کچھ نہیں لکھا۔ اب تصاویر کو محفوظ کرنے کے لئے اور جن لوگوں کے ساتھ میں نے کام کیا ہے۔ ان کی یاد کو اجاگر کرنے کے لئے "کاغذی ہے پیرہن" لکھ رہا ہوں بہت سا حصہ لکھا جا چکا ہے۔ شائد چند ایک تصاویر اور ہوں جن کے متعلق لکھنے کی ضرورت پیش آئے گی۔

کوشش میری یہ ہے کہ جس شخص کے متعلق ایک دفعہ ذکر ہو جاتا ہے۔ اسے دہرایا نہ جائے اس طرح ایسی تصاویر جن کے متعلق کچھ لکھا جا سکتا ہے ان کی تعداد خاصی کم ہو جاتی ہے کیونکہ بسا اوقات وہی دوست تصاویر میں موجود ہوتے ہیں۔ جن کے متعلق پہلے اپنے خیالات کا اظہار کر چکا ہوں۔ بہر حال میں آپ کا ممنون ہوں آپ میرے لئے دعائیں کرتے رہیں۔ میں بھی دنیا بھر کے مربیوں کے لئے دعائیں کرتا رہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہر مربی کو احسن طریق پر خدمت کی توفیق دے۔ شکریہ

محترم چوہدری محمد شریف صاحب۔ خالد ایم اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ ہائیکورٹ

آپ کا مکتوب

گرامی محررہ ۲۵ مارچ ۹۲ء ملا۔ میں آپ کا ممنون ہوں کہ آپ نے مجھے اپنی خصوصی دعاؤں سے نوازا ہے۔ (۲)۔ الفضل میں جس مصرع کی اصلاح کی طرف آپ نے توجہ دلائی ہے وہ یوں ہے کہ "زمیں کھا گئی آسماں کیسے کیسے" آپ نے لکھا ہے کہ اصل شعر کچھ یوں ہے۔

؎ بدلتا ہے رنگ آسماں کیسے کیسے
زمیں کھا گئی نوجواں کیسے کیسے

مکرم حسن محمد صاحب عارف نے مکرم مولانا بشارت احمد صاحب بشیر کے متعلق لکھا ہے۔ "زمیں کھا گئی آسماں کیسے کیسے" آپ کی بات بھی ٹھیک ہی ہو گی۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ چونکہ انہوں نے صرف ایک مصرعہ لکھا ہے۔ ہو سکتا ہے جان بوجھ کر تصرف کیا ہو۔ لیکن جو بات بھی ہے اس کے سلسلے میں یہ کہنا مناسب سمجھتا ہوں کہ "زمیں کھا گئی نوجواں کیسے کیسے" نہایت محدود نظریہ ہے اور اتنا بلند و بالا بھی نہیں۔ لیکن یہ کہنا کہ "زمین کھا گئی آسماں کیسے کیسے"۔ اس مصرعہ میں ایک قوت پیدا کر دیتا ہے۔ زمین اور آسمان کا مقابلہ۔ زمین آسماں سے کم تر سمجھی جاتی ہے۔ لیکن اس کے باوجود وہ آسمانوں کو کھا جاتی ہے۔ اس سے یہ بھی پتہ چلا کہ انہوں نے مولانا بشارت بشیر کو صرف "نوجوان" کہنا پسند نہیں کیا بلکہ آسمان کی تشبیہہ سے ان کی بلند حوصلگی اور علمی تفوق کو بھی اجاگر کیا ہے۔ بہر حال یہ تو ایک ضمنی سی بات ہے۔ لوگ مصرعوں میں تصرف کر ہی لیا کرتے ہیں۔

(۳) آپ نے لکھا ہے "کاغذی ہے پیرہن"۔۔۔ ۔۔۔ ایک اچھوتا اور منفرد انداز بیان ہے آپ اسکے موجد اور اسے جاری و ساری کرنے والے ہیں۔ یہ اعزاز آپ کو مبارک اور قارئین الفضل کو مبارک ہو۔ اسمیں آپ کے حافظہ اور دینی امور میں شغف کی جھلکیاں نمایاں طور پر ابھرتی ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی دین ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائے۔ (اے خدا تو ایسا ہی کر)۔

"لیکن جس کاوش اور جس لگن سے آپ اس تصویر کو بغیر تصویر کے قرطاس پر منتقل کرتے ہیں میرے نزدیک اس میں کچھ ادھورا پن رہ جاتا ہے۔ فریم (چوکھٹا) تو نہایت شاندار بنتا ہے لیکن اس میں تصویر کی عدم موجودگی تشنگی کا باعث بنتی ہے اور ذوق دید کو سیری نہیں ملتی لہٰذا اگر آپ پسند فرمائیں تو مرزا غالب کے پورے مصرعہ کے مطابق اس فریم کو بہ پیکر تصویر سے آراستہ و پیراستہ کر دیا کریں "کاغذی ہے پیرہن ہر پیکر تصویر کا"۔ آپ جماعت احمدیہ کی تاریخ بیان کر رہے ہوتے ہیں۔ لہٰذا تاریخ سے انصاف کا موجودہ زمانے کا تقاضا یہ ہے کہ اسکو تصاویر سے بھی مزین کر دیا کریں تاکہ ادھورا پن (ادھورے پن) کا احساس پیدا نہ ہو۔ نیز یہ تاریخی شواہد آپ کے پاس قومی امانت ہیں۔ انہیں مزید بہتر اور پُر کشش انداز میں الفضل کی زینت بنا کر اپنے فرض کی ادائیگی سے عہدہ برآ ہو ویں۔

"امید ہے کہ آپ میرے ان پوچھے مشورہ کو ناگوار نہیں جانیں گے۔ اور نہ ہی مداخلت بے جا تصور کریں گے"۔

محترم خالد صاحب! میں آپ کا ممنون ہوں کہ آپ نے "کاغذی ہے پیرہن" کو سراہا ہے۔ اب تو اسکی چالیس پنتالیس قسطیں لکھی جا چکی ہیں اور شاید چند ایک ہی باقی ہیں۔ اگر کبھی ان مضامین کو کتابی صورت میں پیش کرنے کا مرحلہ آیا تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہر مضمون کے ساتھ متعلقہ تصویر بھی شائع کی جائے گی۔ الفضل میں تصاویر شائع نہ کرنے کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ اکا دکا فرد کی تصویر ہو تو صاف نظر آتی ہے۔ لیکن گروپ فوٹو الفضل میں اتنے اچھے نہیں چھپتے اور میں نے یہ سوچا کہ اگر تصویر اچھی نہ چھپے تو سارے مضمون کا مزا کرکرا ہو جائے گا۔ آخر بیرونی ممالک سے جب رپورٹیں شائع ہوا کرتی تھیں تو ان کے ساتھ بھی تو تصاویر نہیں ہوتی تھیں۔ لیکن میں یہ بات مانتا ہوں کہ اگر ان مضامین میں متعلقہ تصاویر بھی شائع کی جاسکتیں یا کی جاسکیں تو ان کا لطف آپ کے کہنے کیمطابق (الفاظ میرے ہی سہی) دوبالا ہو جائے گا۔ بہر حال اب جو باقی چند ایک تصاویر میں پیش کرنی چاہتا ہوں۔ ان کے سلسلے میں معذرت کرتے ہوئے آپ کو اس بات کی ایک دفعہ پھر یقین دہانی کراتا ہوں کہ تصاویر محفوظ ہیں اور کتابی صورت میں اگر اللہ تعالیٰ نے توفیق دی تو یہ آپ کی خدمت میں پیش کر دی جائیں گی امید ہے آپ اور دیگر قارئین میری یہ معذرت قبول فرمائیں گے۔

میں یہ گذارش کرنا بھی پسند کروں گا۔ کہ ان مضامین کے آغاز کے وقت یہ بات ہرگز ذہن میں نہیں تھی کہ انہیں کبھی کتابی صورت میں شائع کیا جائے گا۔ اسوقت صرف یہ خیال تھا کہ تصویریں ضائع ہو جائیں گی اور اگر تصاویر ضائع ہو جائیں تو نہ صرف تصاویر بلکہ تاریخ کا ایک پہلو نظر انداز ہو جائے گا بعد میں جب چند ایک مضامین چھپ گئے تو قریبی دوستوں نے یہ بات کہنی شروع کی کہ اسے کتابی صورت میں کب شائع کر رہے ہو۔ میں شرمندہ ہوں کہ کتابی صورت میں شائع کرنا میری انا کا اظہار نہ ہو دوستوں کی خواہش تو پوری کروں گا لیکن اس معذرت کے ساتھ کہ اسمیں سے مجھے نکال دیا جائے۔ دراصل یہ مضامین دوسرے دوستوں کی داد و تحسین اور ان کے نیک کاموں کی یادگار قائم کرنے کے لئے لکھے گئے ہیں۔ میرا ذکر ضمناً ہے اور محض اسلئے کہ ان تصاویر میں سے اکثریت میں میں خود بھی موجود ہوں یا تصویر میں نے لی ہوئی ہے۔

ایک چھوٹی سی بات

ہم کاغذات کو (جب ایک سے زیادہ ہوں) یا STAPLE کرتے ہیں یا پن لگاتے ہیں جسے کامن پن کہا جاتا ہے۔

اگر STAPLE کیا ہے تو ٹھیک ہے لیکن پن لگائی ہے تو پن کا نوکدار سرا کاغذات کے اندر رکھئے۔ یعنی اسے کاغذ میں داخل کیجے۔ باہر نکالئے اور ایک دفعہ پھر پن اندر سے جائیے تاکہ نوک باہر نظر نہ آئے۔ اور کسی کے ہاتھ میں چبھ نہ جائے۔

ایک اور چھوٹی سی بات۔

ہم لفافہ بند کرتے ہیں کہ اندر رکھا گیا کاغذ محفوظ رہے اور لفافہ کھول کر آسانی سے نکالا جا سکے۔ لفافہ بند کرتے وقت ہمیں دو باتوں کا خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ اندر رکھا گیا خط لفافے کے ساتھ چپک نہ جائے ایسا نہ ہو کہ لفافہ کھولتے ہی خط بھی پھٹ جائے۔ اور اس کے علاوہ لفافہ کھولنے میں بھی آسانی پیدا کریں۔ یہ نہ ہو کہ سارے فلیپ کو گوند لگا کر بند کر دیں۔ اور کوئی ذرا سی بھی ایسی جگہ نہ ملے جہاں کٹر ڈال کر لفافہ کھولا جائے۔ خوب اچھی طرح گوند لگائیں لیکن ہمیں چاہیئے کہ لفافے کے دونوں کونوں پر یا کم از کم ایک کونے پر گوند نہ لگنے دیں۔ اور ذرا سا کھلا رہنے دیں۔ وہاں سے کٹر کے ذریعہ خط کھولنے میں آسانی رہتی ہے۔

بات تو چھوٹی سی ہے لیکن ہے اہم۔

(ادارہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات ، واقعات ، شخصیات ——— نون ۔ سین

لیبیا ۔ مصر کا مؤقف

مصر کے صدر حسنی مبارک نے کہا ہے کہ جب سے لیبیا / امریکہ بحران شروع ہوا ہے ۔ (امریکی اور فرانسیسی ہوائی جہازوں کی تباہی کا) اس وقت سے لے کر اب تک انہوں نے انتہائی کوشش کی ہے کہ لیبیا کے خلاف فوجی کارروائی نہ کی جائے اب سیکورٹی کونسل نے اپنی قرارداد نمبر ۷۴۸ کے ذریعے لیبیا پر جو پابندیاں لگائی ہیں ۔ مصر ان کے مطابق عمل کرے گا ۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے لیبیا کے لیڈر اور عرب لیگ کے ساتھ مل کر اس بحران سے اٹھنے والے شعلوں کو دبانے کی کوشش کی ہے ۔ لیکن ہم اسمیں حسبِ منشاء کامیاب نہیں ہو سکے ۔

حسنی مبارک مصری صحافیوں سے بات چیت کر رہے تھے اور یہ ساری باتیں انہوں نے ایک سوال کے جواب میں کہیں ۔

جہاں تک سیکورٹی کونسل کی قرارداد کا تعلق ہے جسے واشنگٹن لندن اور پیرس نے پیش کیا تھا ۔ اس میں یہ کہا گیا ہے کہ ہوائی سفر کی پابندیاں لگائی جائیں اور اسلحہ لیبیا کو فراہم نہ ہونے دیا جائے ۔ یہ پابندیاں ۱۵ اپریل سے لاگو ہوں گی ۔ اور سیکورٹی کونسل نے اس امید کا اظہار کیا ہے کہ ۱۵ اپریل تک لیبیا اپنا فیصلہ بدل لے ۔ اور ان دو افراد کو امریکہ یا برطانیہ کے حوالے کر دے ۔ جن پر یہ الزام عائد کیا گیا ہے کہ انہوں نے ایک امریکہ کا اور ایک فرانس کا ہوائی جہاز تباہ کیا تھا ۔ ان جہازوں کی تباہی سے سینکڑوں افراد تباہ ہو گئے تھے ۔

عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل عصمت عبد المجید نے مصر میں صحافیوں کو ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ اس بات کا ہمیں انتہائی افسوس ہے کہ اقوامِ متحدہ نے یہ قرارداد پاس کی ہے ۔ اور ہم اس بات کی تعریف کرتے ہیں کہ طرابلس نے اپنے نظریات میں لچک پیدا کی ہے ۔ تیونس میں ایک فلسطینی نیوز ایجنسی نے جسکا نام وفا (WAFA) ہے ۔ تنظیم آزادی فلسطین کے صدر یاسر عرفات کا یہ بیان نشر کیا ہے کہ فلسطینی لوگ لیبیا کے ساتھ ہیں ۔

برطانوی پارلیمنٹ میں خواتین

برطانیہ کی سابق وزیراعظم مسز مارگریٹ تھیچر نے تین دفعہ الیکشن جیت کر وزارتِ عظمیٰ کے عہدے پر فائز ہو کر ۔ اپنے خیالات سے نہ صرف برطانیہ کو بلکہ سارے یورپ کو متاثر کر کے یہ ثابت کر دیا تھا کہ وہ ایک آہنی خاتون ہیں ۔ ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ ان کی مثال کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے برطانوی پارلیمنٹ میں بہت سی عورتیں داخلے کی کوشش کرتیں یعنی آئندہ ہونے والے انتخابات (جو اس خبر کی اشاعت تک ہو چکے ہونگے) میں حصہ لیتیں لیکن اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ اگرچہ پہلے سے تو زیادہ خواتین حصہ لے رہی ہیں ۔ لیکن ان کی تعداد میں اس بات کی جھلک نظر نہیں آتی کہ برطانیہ کی عورتیں مسز مارگریٹ تھیچر سے متاثر ہو کر زیادہ سے زیادہ سیاست میں آنا چاہتی ہیں ۔ جہاں تک ووٹنگ کا تعلق ہے برطانیہ میں عورتوں کے ووٹ مردوں سے زیادہ ہیں لیکن سیاسی طور پر آگے آنے والی عورتوں کی تعداد بہت کم ہے ۔ کل تعداد ارکان کی ۶۵۰ ہے اور ان میں سے صرف ۴۴ خواتین ہیں اور کہا جاتا ہے کہ وہ آئندہ بھی ایک لمبے عرصے تک اسی طرح اقلیت میں ہی رہیں گی ۔

حزبِ مخالف کے متعلق عام طور پر یہ مشہور ہے کہ وہ پارلیمنٹ میں خواتین کو زیادہ حصہ دینے کے قائل ہیں ۔ جہاں تک موجودہ الیکشن کا سوال ہے لیبر پارٹی نے ۱۳۸ خواتین کو انتخابات کے لئے نامزد کیا ہے ۔ گویا کہ ۵ مردوں کے مقابلے میں ایک عورت ۔ برخلاف اسکے کنزرویٹو پارٹی نے صرف ۶۳ عورتوں کو انتخاب لڑنے کے لئے کھڑا کیا ۔ جہاں تک لبرل ڈیموکریٹس کا تعلق ہے ۔ انہوں نے سب سے زیادہ عورتوں کو انتخاب میں کھڑا کیا ۔ ان سے انتخاب لڑنے والی عورتوں کی تعداد ۱۴۳ تھی ۔ تجزیہ نگاروں کا خیال ہے کہ اگر کنزرویٹو پارٹی جیت گئی تو ہاؤس آف کامنز میں ۵۰ خواتین شامل ہو جائیں گی اور لیبر پارٹی کی ساٹھ خواتین ہوں گی ۔ اور ان دونوں صورتوں میں عورتوں کی تعداد آٹھ یا نو فی صد ہو گی ۔ اسمیں تو کچھ شک نہیں کہ پہلے کی نسبت اب خاصا فرق ہے ۔ لیکن اتنا بھی نہیں جتنا کہ یورپی آزاد ملکوں میں سمجھا جاتا ہے ۔

بقیہ : صفحہ ۴ سے آگے

ایوب نے چہرہ سرخ کرتے ہوئے میری طرف خاموشی سے گھور کر دیکھا ۔ اس کی آنکھیں بھی سرخ ہو گئیں اور بات یہیں پر ختم ہو گئی ۔ جان بچ گئی ۔

دو روئی ہماری عادت یا فطرتِ ثانیہ بن چکی ہے ۔ اور ہم اسے کسی قیمت پر ترک کرنے کے لئے تیار نہیں ۔ اور اس دو روئی نے معاشرے میں بڑا فساد پیدا کیا ہے کیونکہ ہر ایک آدمی کے بس کی یہ بات نہیں کہ جب آپ کوئی بات یا فعل کر رہے ہوں تو آپ کے دونوں چہروں کا نقاب الٹ کر یہ معلوم کر سکے کہ آپ کا اصلی چہرہ کیسا ہے اور آپ کیا چاہتے ہیں ۔ میں نے جو آدھی سے زیادہ دنیا دیکھی ہے اس میں یہ صورت حالات کہیں نظر نہیں آئی ۔ ہمارا معاشرہ ایک چیستان بن گیا ہے ۔ اور بیشتر لوگ (جو خود بھی اس کردار کے مالک ہیں دوسروں کے افعال و کلام پر دم سادھ کے رہ جاتے ہیں اور اب حالات دن بدن سیاسی فشار کی وجہ سے خراب سے خراب تر ہوتے جا رہے ہیں ۔ انگریز حاکم کے وقت (اور یہ کہتے ہوئے شرم آتی ہے) ایسا کرنا بے ایمانی ، دروغ گوئی اور غیر ثقہ پن میں شمار ہوتا تھا ۔ اب کسی کو کسی کا ڈر نہیں اور نہ اس پر کوئی قدغن ہے نہ تعزیر ۔

ایک اور مثال : مرزا ناصر احمد پرنسپل تعلیم الاسلام کالج لاہور ایک دفعہ اور میں فیکلٹی پنجاب یونیورسٹی میں انتخاب کے موقع پر مقابلے میں کھڑے ہو گئے ۔ ہم دونوں لندن میں ایک ہی وقت میں زیر تعلیم تھے اور یہاں بھی ایک عرصے سے تعلقات خوشگوار تھے ۔ میں نے ووٹنگ سے پہلے مرزا صاحب سے عرض کیا : کل ووٹر ۳۸ ہیں ۔ میں آپ کی خدمت میں اپنے ۲۰ حامی پیش کر دیتا ہوں ۔ تاکہ آپ بیٹھ جائیں اور ہم ایک دوسرے کا مقابلہ نہ کریں ۔ ووٹنگ تو بہر حال خفیہ ہوتی ہے ۔ انہوں نے یہ قبول نہ فرمایا اور ووٹ دینے والوں کی دو روئی پر اعتماد کرتے ہوئے ہار گئے ۔

کہنا یہ مقصود ہے کہ چونکہ دو روئی قوم کا خاصہ بن چکی ہے ۔ اس لئے پڑھے لکھے لوگ بھی اس ردیف میں شامل ہو کر ہر معاملے میں اس پر اعتماد کر کے نتائج بھگت رہے ہیں اور جب تک قوم اس قبیح عادت کو ترک نہ کریگی حالات و واقعات یونہی رہیں گے اور ہم اپنے اعمال کی سزا بھگتتے رہیں گے ۔ اس میں چھوٹے بڑے یا عہدے یا تعلیم سے کوئی فرق نہیں پڑے گا ۔ دو رو کو عربی میں منافق کہتے ہیں ۔ قرآن مجید میں ان کا ذکر متعدد جگہ آیا ہے ۔ ایک پوری سورۃ ان کے ذکر پر مشتمل ہے جس میں خالق کائنات نے شہادت دی ہے کہ یہ جھوٹے ہیں ۔

اللہ گواہی دیتا ہے کہ یہ منافق قطعی جھوٹے ہیں (۶۳ ۔ ۱)

تو پھر آپ غم کیوں کھاتی ہیں؟ صرف دعا کریں ۔

بقیہ : صفحہ ۳ سے آگے

میں لڑکیوں کو ایم ۔ اے عربی کی تعلیم حاصل کرنے کی اجازت دی گئی ۔

س ۔ قدرتِ ثانیہ کے دورِ ثانی کے پچاس سال پورے ہونے پر لجنہ اماء اللہ نے کیا پیش کش کی؟

ج ۔ ۲۷ دسمبر ۱۹۶۴ء کو لجنہ اماء اللہ نے قدرت ثانیہ کے دورِ ثانی پر پچاس سال گذرنے پر بطور نذرانہ ڈنمارک کے دار الخلافہ کوپن ہیگن میں ایک بیت الذکر کی تعمیر کی پیش کش کی تھی ۔

س ۔ قدرت ثانیہ کے قیام پر پچاس سال پورے ہونے کی تقریب میں لجنہ اماء اللہ نے کس طرح حصہ لیا؟

ج ۔ پاکستان اور بیرون ملک کی لجنات نے اس پر مسرت تقریب پر حضرت فضل عمر کی خدمت میں دلی مبارکباد کے پیغامات بذریعہ خطوط و تار بھجوائے ۔

س ۔ حضرت فضل عمر کی پیدائش کب اور کہاں ہوئی؟

ج ۔ آپ کی پیدائش ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو قادیان میں ہوئی ۔

س ۔ آپ کا وصال کب ہوا؟

ج ۔ آپ کا وصال ۸ نومبر ۱۹۶۵ء بروز دوشنبہ صبح دو بجکر بیس منٹ پر ربوہ میں ہوا ۔

س ۔ قدرت ثانیہ کے مظہر ثالث کا انتخاب کب ہوا؟

ج ۔ ۸ ، ۹ نومبر ۱۹۶۵ء کی درمیانی رات بعد نماز عشاء ، قدرت ثانیہ کے مظہر ثالث کا انتخاب بیت المبارک ربوہ میں ہوا ۔ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب قدرتِ ثانیہ کے تیسرے مظہر کے طور پر منتخب ہوئے ۔ آپ کی ولادت ۱۵ نومبر ۱۹۰۹ء کو قادیان میں ہوئی ۔

س ۔ جماعت کے مردوں اور عورتوں نے حضرت فضل عمر سے اپنی محبت کا عملی ثبوت کس طرح پیش کیا؟

ج ۔ ۱۹ دسمبر ۱۹۶۵ء کو جلسہ سالانہ کے موقعہ پر عالمی عدالت کے جج حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے حضرت فضل عمر کے بے شمار کارناموں اور ان گنت احسانوں کی یادگار کے طور پر ۲۵ لاکھ روپیہ کا فنڈ قائم کرنے کی تحریک کی جس کا نام "فضل عمر فاؤنڈیشن" تجویز کیا گیا ۔ اس میں جماعت کے ہر مرد و زن نے والہانہ طور پر حصہ لیا ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفین نَو

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ تمام واقفین نَو کو صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عُمر عطا فرمائے۔ اور وہ بڑے ہو کر خود اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

جو دوست وقفِ نَو میں شامل اپنے بچوں کی تصاویر الفضل میں شائع کرانا چاہتے ہیں۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ پاسپورٹ سائز بلیک اینڈ وائٹ اور صاف تصاویر بھجوائیں:

(ادارہ)

رابعہ امین بنت محمد امین صادق
ربوہ

کاشفہ خالد بنت محمد امتیاز خالد
ربوہ

طاہر احمد اعجاز ابن محمد صادق
ربوہ

عائشہ وسیم ابن وسیم احمد خان
ربوہ

شہید احمد ابن ناصر احمد
ربوہ

تہمینہ مبشر بنت مبشر احمد طاہر
جا مکے چٹھہ ضلع گوجرانوالہ

نایاب ظفر بنت رانا ظفر اللہ
خوشاب

مدثر احمد ابن حفیظ الدین
آنبہ نوریہ ضلع شیخوپورہ

حمدیٰ مجید بنت عبد المجید
ربوہ

فائزہ سلطان بنت شیخ سلطان
احمد محمود - ربوہ

اسامہ حیات ابن حافظ محمد حیات
ربوہ

محمد ظفر اللہ چوہدری ابن رضی اللہ
چوہدری - ربوہ

ناصر احمد ابن غلام رسول
چک ۲/۵۲ ضلع شیخوپورہ

مباہل احمد ابن منور احمد
گلارچی سندھ

عدیل احمد ابن داؤد احمد
ربوہ

عمار احمد ابن چوہدری احسان اللہ
وڑائچ - لاہور

نائلہ بنت محمد طاہر
ربوہ

حفصہ نثار بنت نثار احمد راجہ
چک نمبر ۲۰، بھالیہ ضلع گجرات

ایاز احمد ابن ریاض احمد ڈوگر
عہدی پور ضلع نارووال

عدیل احمد خان ولد امیر احمد خان
اسلام آباد

سلمیٰ سوسن فاروقی بنت رفیع احمد
فاروقی - کینیڈا

فرخ احمد ابن محمد رفیق
ربوہ

ابرار احمد ابن طاہر احمد
کنری

رضوان احمد خان فاروق ابن
عنایت اللہ خان۔ چاہ سردار والا (سرگودھا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ملکی خبریں

○ وزیراعظم پاکستان نے کہا ہے کہ حکومت دفاعی ضروریات سے پوری طرح آگاہ ہے اور انہیں پورا کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ ہم کسی بھی ملک کے خلاف جارحانہ عزائم نہیں رکھتے۔ قومی مفاد کی خاطر ملکی دفاع کو مضبوط اور مستحکم بنایا جائے گا انہوں نے مزید کہا کہ پاکستان ایک غیور اور خود دار ملک ہے۔ ہم امداد واگذار کرنے کی اپیل کو عزت و وقار کے منافی سمجھتے ہیں۔

○ کامونکی سے قریب ایک آتش بازی کا سامان تیار کرنے والی فیکٹری میں زبردست دھماکہ سے سات افراد جاں بحق اور پانچ شدید زخمی ہو گئے۔ دو زخمیوں کی حالت تشویشناک بیان کی گئی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ حادثے کے وقت آتش بازی تیار کی جا رہی تھی۔

○ معلوم ہوا ہے کہ حکومت نے کراچی سٹیلز کو بھی نجی شعبے کو فروخت کرنے کا منصوبہ تیار کر لیا ہے۔ مرحلہ وار فروخت کرنے کی تجویز بھی زیر غور ہے۔

○ حکومت کی طرف سے گندم میں اضافے کے بعد فلور مل مالکان نے آٹے کے نرخوں میں فوری طور پر اضافہ کر دیا ہے۔ ۲۰ کلو گرام آٹے کے تھیلے کی قیمت ۷۴ روپے سے بڑھا کر ۸۳ روپے کر دیئے گئے ہیں۔

○ پاکستان کے مایہ ناز سکواش ستارہ جان شیر خان نے پہلی مرتبہ سکواش کا مستند ترین ٹورنامنٹ برٹش اوپن کا فائنل جیت لیا ہے۔ جان شیر نے فائنل میں آسٹریلوی کھلاڑی کرس رابرٹسن کو شکست دی ہے۔

○ اقوام متحدہ کے خصوصی ایلچی برائے افغانستان بینن سیوان اسلام آباد پہنچ گئے ہیں تاکہ وہ عبوری کونسل کے ناموں کو حتمی شکل دے سکیں۔ جو کابل میں جلد اقتدار سنبھال لے گی۔ کونسل میں ۱۵ شخصیات شامل ہوں گی۔ یہ ۱۵ شخصیات پہلے اسلام آباد میں جمع ہوں گی اور وہاں سے کابل جائیں گی معلوم ہوا ہے کہ مجاہدین کے دو گروہ امن کوششوں میں شریک نہیں جبکہ دیگر دو تنظیمیں مختلف شرائط عائد کر رہی ہیں۔

غیر ملکی خبریں

○ عالمی عدالت انصاف نے امریکہ اور برطانیہ کو تادیبی اقدامات سے روکنے کے بارے میں لیبیا کی درخواست مسترد کر دی ہے۔ دریں اثناء عرب لیگ نے سلامتی کونسل سے اپیل کی ہے کہ وہ لیبیا پر فوجی و اقتصادی پابندیوں کا اطلاق مزید کچھ عرصہ کے لئے ملتوی کر دے۔

○ لیبیا میں منگل کے روز طرابلس اور بن غازی پر ۱۹۸۶ء میں امریکی بمباری کی مذمت میں سوگ کا دن منایا گیا۔ جس کے دوران لیبیا نے بیرونی دنیا سے ۲۴ گھنٹے کے لئے اپنے تمام مواصلاتی رابطے منقطع رکھے۔ لیبیا کے عوام نے بازوؤں پر سیاہ پٹیاں باندھ کر احتجاج کیا۔

○ سابق امریکی صدر رونالڈ ریگن پر گزشتہ روز ایک تقریب میں ایک شخص نے حملہ کر دیا۔ اور ان کو ایک کرسٹل کا مجسمہ دے مارا۔ اور بعد میں ایک گھونسا مارا لیکن وہ ان حملوں سے بال بال بچ گئے۔

○ روس میں صدر بورس یلسن کے اقتصادی اصلاحات کے پروگرام پر بحران شدید ہو رہا ہے۔ گزشتہ روز روسی پارلیمنٹ کا اجلاس شور شرابے کی نذر ہو گیا۔ اراکین نے سپیکر کے رویے کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے واک آؤٹ کر دیا۔ بی بی سی کا کہنا ہے کہ صدر یلسن کی مداخلت ہی حکومت کو بچا سکتی ہے۔

○ ایران کے وزیر خارجہ نے چین کی حکومت سے کہا ہے کہ وہ برما کی حکومت کو مسلمانوں پر ظلم آنے سے روکے۔

ربوہ میں پہلی مرتبہ
سیل
شہزاد سیلنگ فین
سائز ۵۶" ——— ۴۸"
قیمت ۴۵۰/- روپے، ۴۲۵/- روپے
ڈیلر: خان سینیٹری ورکس اقصیٰ روڈ ربوہ فون ۸۳۱

ربوہ میں پہلی بار پریس والوں کیلئے ٹریسنگ پیپر پر فوٹوسٹیٹ کی سہولت
● کلر ● ریڈیوس ● انلارجمنٹ ● شناختی کارڈ ● اسناد ● ریموٹ کنٹرول ● کتابیں پلاسٹک کور میں محفوظ بنائیں ● فوٹو کاپی پہلے سے بہترین ● طلباء اور دفاتر کیلئے خاص رعائت ● ہر سال میٹرک، انٹر، ڈگری کے سالانہ امتحانوں کا رزلٹ مفت دیکھئے۔
بھٹی فوٹوسٹیٹ
بشارت مارکیٹ
نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹر ——— سلیم احمد بھٹی

ضرورت ہے
۱- ایک عدد مینیجر عمر تقریباً ۵۰ سال میٹرک
۲- ایک عدد سیلز مین - نوجوان
۳- ایک ڈرائیور عمر تقریباً ۵۰ سال
——— تنخواہ حسب قابلیت ———
درخواستیں صدر یا امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ
ملک عبدالحفیظ، لبرٹی لمپس گلبرگ پلازا
دوکان نمبر ۴ فرسٹ فلور لبرٹی مارکیٹ لاہور
فون ۸۷۸۰۹۴ گھر ۴۸۸۱۹۰

معیاری ڈش انٹینا
۴، ۶، ۱۲ کی ڈشوں کی مکمل ورائٹی
ٹی وی پوائنٹ فیصل آباد
کوتوالی روڈ۔ فون ۳۰۸۰۶ / ۶۱۰۱۷۸
ڈم ڈم ٹی وی ہاؤس
نزد ہائی وے پل سرگودھا

پتہ

ھیون ہاؤس
پبلک سکول
یونیورسٹی روڈ۔ ربوہ فون: ۷۹۰
داخلہ شروع ہو چکا ہے
مزید معلومات سکول کے دفتر سے حاصل کریں